توسیع کی گئی حالانکہ اس میں بعض انبیاء کرام کی قبریں بھی تھیں۔ (دیکھئے اخبار مکۃ للا زرقی) اور قبرستان میں تدفین جاری ہو اور مسجد کے برابر زمین خالی پڑی ہو تو اس پر توسیع میں کوئی ممانعتِ شرعی نہیں۔

س: کیا مسجد کے لئے وقف کردہ سامان کو فروخت کر کے اس رقم سے اسی مسجد کے لئے کوئی دوسرا سامان خریدا جا سکتا ہے، ہمارے علاقہ میں ایک شخص نے کچھ گھریلو فرنیچر مسجد کو بطور وقف دیا ہے، جس کی مسجد میں کہیں ضرورت نہیں البتہ مسجد کو لاؤڈ اسپیکر کی زیادہ ضرورت ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ یہ فرنیچر فروخت کر کے لاؤڈ اسپیکر خرید لیا جائے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ (غلام رسول انجم سیالکوٹ)

ج: ایسی صورت میں جبکہ منفعتِ مسجد اس فرنیچر کے فروخت کرنے اور لاؤڈ اسپیکر خریدنے میں ہے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس طرح کے معاملہ کو فقہ کی اصطلاح میں استبدال وقف کہا جاتا ہے، چنانچہ علامہ ابنِ ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: **قال هشام سمعت محمدا يقول الوقف اذا صار بحيث لا ينتفع به المساكين فللقاضي ان يبيعه ويشترى بثمنه غيره وليس ذلك الا للقاضي.(البحر الرائق جلد ۵ صفحه ۲۱۹)**

(ھشام نے کہا میں نے امام محمد کو یہ فرماتے سنا کہ وقف کی کیفیت جب ایسی ہو کہ اس سے مساکین استفادہ نہ کر سکیں تو قاضی کو اختیار ہے کہ وہ اسے فروخت کر کے ان کے لئے اس کی قیمت سے کوئی دوسری چیز خرید لے، قاضی کے سوا کسی اور کو یہ اختیار نہیں۔)

فقہاء احناف اور حنبلی فقہاء کے نزدیک نا قابلِ انتفاع اموالِ اوقاف کا استبدال جائز ہے جیسا کہ ابنِ قدامہ حنبلی کے اس قول سے یہ بات مزید واضح ہو جاتی ہے:

فرماتے ہیں: **اذا خرب الوقف ولم يرد شيئا واشترى بثمنه ما يرد على اهل الوقف وجعل وقفا كالاول ...... ان الوقف اذا بيع فاى شئى اشترى بثمنه مما يرد على اهل الوقف جاز سواء كان من جنسه او من غير جنسه (المغنى ابن قدامه جلد ۵ صفحه ۳۶۸، ۳۶۹)**

البتہ فقہ مالکی اور شافعی میں استبدالِ وقف جائز نہیں۔ **(كما ذكره ابن قدامه فى المغنى مجلد ۵ ص ۳۶۸)** جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ احناف کے نزدیک قاضی کو یہ حق ہے کہ وہ استبدال وقف کا اذن دے کسی اور کو نہیں تو اس پر عمل اسی صورت ہوگا جب نظامِ قضاء قائم ہو اور متقی قاضی عدالتوں میں